برطانوی ممبران پارلیمنٹ کی حضور انور ایدہ اللہ سے ملاقات

پروگرام کے مطابق سب سے پہلے برطانیہ سے تعلق رکھنے والے دو ممبران یورپین پارلیمنٹ Jean Lambert اور Hon. Phil Bennion نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کا شرف پایا۔

آج بھی حضور انور جس جگہ تشریف فرما تھے حضور انور کے دائیں طرف یورپین پارلیمنٹ کا جھنڈا اور بائیں طرف ''لوائے احمدیت'' لہرا رہا تھا۔

دونوں ممبران نے کہا کہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات کرنا ہمارے لئے باعث فخر ہے اور ہم اپنے لئے اعزاز سمجھتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: برطانیہ سے تعلق رکھنے والے ممبران پارلیمنٹ زیادہ تعداد میں مل رہے ہیں۔ اس وجہ سے زیادہ ہیں کہ جماعت احمدیہ سے ہمدردی ہے۔ اس پر دونوں ممبران پارلیمنٹ نے کہا کہ جماعت احمدیہ بہت پُرامن اور بہت اچھی جماعت ہے۔

ان ممبران پارلیمنٹ نے بتایا کہ ہم دونوں ساؤتھ ایشیا ڈیلیگیشن کی نمائندگی میں پاکستان گئے تھے اور وہاں کے حالات کی وجہ سے اسلام آباد میں ہی قیام رہا۔ وہاں مختلف سیاستدانوں اور بعض اپوزیشن لیڈرز سے ملاقاتیں ہوئیں اور حکومتی حکام سے بھی بات چیت ہوئی۔ الیکشن، ایجوکیشن اور سزائے موت کے حوالہ سے وہاں تفصیلی بات ہوئی۔

حضور انور نے فرمایا: آجکل جو الیکشن کمیشن کے چیئرمین ہیں وہ فخرالدین جی ابراہیم صاحب ہیں۔ آپ ایسے آدمی ہیں جو انصاف چاہتے ہیں، جو عدل کے ساتھ شفاف الیکشن چاہتے ہیں۔

حضور انور نے فرمایا: اگر بغیر کسی تفریق کے ایک ہی لسٹ ہوگی تو ہم الیکشن میں حصہ لیں گے لیکن اگر تفریق کرتے ہوئے اور ہمیں غیر مسلموں میں شامل کر کے علیحدہ لسٹ ہوگی تو پھر ہم ہرگز الیکشن میں شامل نہیں ہوں گے۔

حضور انور نے فرمایا: ملک کا شہری ہونے کے لحاظ سے ہمیں ووٹ کا حق حاصل ہے لیکن ہمیں اس سے محروم رکھا جا رہا ہے۔ ہمارا وفد الیکشن کمیشن سے ملا تھا اور ساری بات کھول کر ان کے سامنے رکھی تھی۔

ایجوکیشن کے حوالہ سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: اگر آپ چاہتے ہیں کہ طلباء شدّت پسند دینی مدارس میں نہ جائیں تو پھر مزید سکول کھولیں اور مختلف NGOs کو یہ ٹاسک دیں کہ وہ سکول چلائیں بجائے اس کے کہ حکومت کو رقم مہیا کریں۔

حضور انور نے فرمایا: ستّر فیصد غریب لوگ اپنے بچوں کو مدارس میں بھجوا دیتے ہیں کیونکہ وہ خرچ برداشت نہیں کر سکتے۔ جہاں بچوں کی غلط تربیت ہوتی ہے۔

ایک سوال کے جواب میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اگر دینی مدارس میں جانے والے ایک فیصد بھی ہیں تو تب بھی وہ مسائل کھڑے کر سکتے ہیں۔ ان کا برین واش کیا جاتا ہے اور بتایا جاتا ہے کہ کس طرح ہتھیار استعمال کرنا ہے۔

حضور انور نے ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ مَیں بھیرہ، سرگودھا کے قریب شکار کے لئے گیا۔ وہاں ایک مدرسہ کے چند طلباء ملے۔ مَیں نے ان سے پوچھا کہ کیا پڑھائی کر رہے ہو؟ تو انہوں نے بتایا کہ ہم تو یہ سیکھ رہے ہیں کہ گرنیڈ کس طرح بنایا جاتا ہے، کارٹریج کیسے تیار کی جاتی ہیں، اسی طرح رائفل کلاشنکوف کس طرح چلائی جاتی ہے۔ تو یہ سکھایا جا رہا ہے۔ اب جو موجودہ صورتحال ہے تو اس میں آپ ان سے کیا توقع رکھیں گے۔ اس لئے یہ ضروری ہے کہ کثرت سے مزید سکول کھولیں تا کہ بچے ایسے مدرسوں کی بجائے ان سکولوں میں داخل ہوں جہاں دینی تعلیم کے ساتھ سیکولر تعلیم بھی ہو۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: جہاں تک احمدیوں کا سوال ہے 98 فیصد احمدی پڑھے لکھے ہیں اور کم از کم میٹرک ہیں۔ احمدی طالبات کی تعداد طلباء سے زیادہ ہے اور 99 فیصد ہماری بچیاں پڑھی لکھی ہیں۔

انڈونیشیا میں پرسیکیوشن کے حوالہ سے بات ہونے پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہاں کہیں نہ کہیں کچھ ہوتا رہتا ہے۔ ابھی گزشتہ دنوں بانڈونگ میں ہماری مسجد پر پتھراؤ کیا گیا تھا اور شیشے وغیرہ توڑے گئے تھے۔ اگر وہاں کی حکومت روکنا چاہے تو ایسے واقعات کو روک سکتی ہے۔ لیکن چھوٹے چھوٹے واقعات وہاں ہوتے رہتے ہیں۔

یہ ملاقات گیارہ بج کر 35 منٹ تک جاری رہی۔

آخر پر دونوں ممبران پارلیمنٹ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔